ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(18-August-2016)

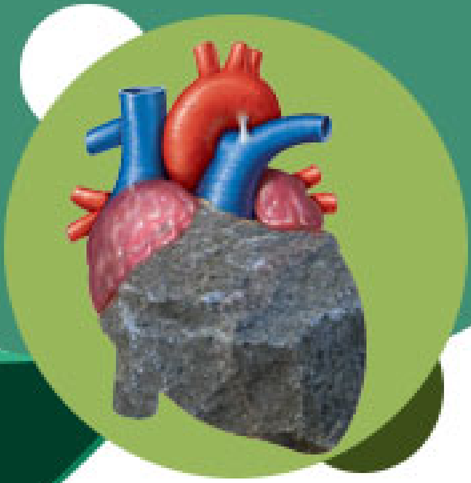

دل کی سختی

(URDU)

دل کی سختی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلفِردوس بماثور الخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُوْد و سلام اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کیوں سخت ہوتا ہے؟ دل کی سختی کے کیا کیا نُقصانات ہیں؟ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے؟ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم اِس کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، آیئے! اولاً ایک سخت دل شخص کا دِل ہِلا دینے والا ایک واقعہ سنتے ہیں، نہایت توجہ سے سُننے کی کوشش کیجئے۔

ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کر دیا:

پنجاب (پاکستان) کے ایک دِیہاتی عَلاقے میں بے رَحْم باپ نے ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کر دیا! پولیس نے مُلزِم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابِق مُلزم کے گھر چھٹی (6) بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ ظالم باپ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی بدصُورت تھی، اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا، جس پر اس نے ڈاکٹر سے بچّی کو زہریلا انجکشن لگانے کو کہا، ڈاکٹر کے اِنکار پر اس نے بچّی کو زندہ دفن کر دیا۔

(زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی ص 4، روزنامہ جنگ آن لائن 14 جولائی 2012 بِالتصرف)

www.dawateislami.net

قتلِ ناحق کا وبال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کس طرح اس سخت دل بے رحم باپ نے اپنی بچی کو قتل کرڈالا۔ حالانکہ اس میں بچی یا اس کی ماں کا کیا قُصور؟ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت ہے وہ جسے چاہے بیٹا عطا کرے، جسے چاہے بیٹی سے نوازے۔ یاد رکھئے! بیٹی کا قتل ہو یا بیٹے کا یا کسی کا بھی دینِ اسلام میں قتلِ ناحق حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، فرمانِ مصطفٰی ہے:

1. اگر زمین و آسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو اَوندھے مُنہ جہنَّم میں ڈال دے۔ (معجم صغیر، ص ۲۵۰، الجزء الاول)

دل کی سختی کیا ہے؟

قتلِ ناحق اور نا جانے کیا کیا گناہ ہوتے ہیں اس کی ایک وجہ دل کی سختی بھی ہے، دل کی سختی کیا ہے؟ آیئے سنئے! چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **"صراطُ الجنان"** جلد 4 صفحہ 370 پر ہے: دل کی سختی کا مطلب ہوتا ہے کہ مَوت و آخِرت کو یاد نہ کرنے کے سبب دل ایسا سخت ہو جائے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو جائے، گناہ کرنے پر کوئی شرمندگی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ (صراط الجنان، ج ۴، ص ۳۷۰)

یاد رکھئے! دل کی سختی کا مرض کوئی معمولی بیماری نہیں بلکہ اس قدر تباہ کُن ہے کہ قرآنِ پاک میں بھی باقاعدہ سخت دل لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 74 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے

www.dawateislami.net

بھی زیادہ کرّے(سخت)۔ (پ: ۱،البقرۃ:74)

پتھر سے بھی سخت دل!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں جن سخت دل لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی ہے، اس سے مُراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں مَوْجُود تھے، ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ بڑی بڑی نشانیاں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزَات دیکھ کر بھی اُنہوں نے عبرت حاصل نہ کی، ان کے دل پتھروں کی طرح ہوگئے بلکہ ان سے بھی زِیادہ سخت، کیونکہ پتھر بھی اَثْر قبول کرتے ہیں کہ ان میں کسی سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں، کوئی پتھر پھٹ جاتا ہے تو اس سے پانی بہتا ہے اور کوئی خوفِ الٰہی سے گر جاتا ہے جیسے اللہ تَعَالٰی کو منظور ہوتا ہے لیکن انسان جسے بے پناہ اِدراک و شُعُور دِیا گیا ہے، (جس کے) حواس قوی ہیں، عَقْل کامل ہے، (اس کے سامنے) دَلائل ظاہر ہیں، (اور) عبرت و نصیحت کے مَواقِع مَوْجُود ہیں لیکن پھر بھی اللہ تَعَالٰی کی اطاعت و بندگی کی طرف نہیں آتا۔ (صِراطُ الجِنان، پارہ۱، ص۱۴۶، جلد1)

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دل حد سے بڑھا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص432)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دل کی سختی بہت بڑی بیماری اور تباہ کُن

www.dawateislami.net

آفت ہے۔ گناہوں کے اَمراض میں مُبتلا کرنے میں اس بیماری کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کے پیشِ نظر حضرتِ عبد اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: بندۂ مومن کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہے کہ اس کا دل سخت ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیا، جعفر الضبیعی، ۴۴/۳) کیونکہ دل کی سختی گناہوں میں اضافہ کرتی ہے، دل کی سختی دِین سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی عبادت و تلاوت اور ذِکْرُ اللہ کی حَلاوت مٹاتی ہے، دل کی سختی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی بد بختی کی علامت ہے اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ جس سے مزید ظاہری اور باطنی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں اس کی مذمت بَیان ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں مزید دو (2) احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1. ”سخت دل آدمی اللہ تَعَالٰی (کی رَحمت) سے بہت دُور رہتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، ۶۲۔ باب منہ، ۱۸۴/۴، الحدیث: ۲۴۱۹)

2. ”چار (4) چیزیں بد بختی سے ہیں، (1) آنسوؤں کا نہ بہنا (2) دل کا سخت ہونا (3) لمبی اُمیدیں رکھنا (4) اور دُنیا کی حرِص میں مُبتلا ہونا۔“ (الجامع الصغیر، ص: ۶۲، الحدیث: ۹۲۱)

دل کی سختی کی علامتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری اور ہمیشہ کی بد بختی کا ایک سبب دل کی سختی بھی ہے۔ آج کل اکثر لوگ پریشانیوں، مصیبتوں، مالی بدحالیوں اور کاروباری رُکاوٹوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں، غور کرنا چاہیے کہ ان تمام مصائب کا سبب ہمارے دل کی سختی اور اس کے سبب ہونے والی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری تو نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے دل سختی میں پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہوں اور ہمیں اس کا علم ہی نہ ہو؟ یقیناً ہر بیماری کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، جن سے بیماری کی تشخیص (یعنی اُس بیماری کی پہچان) آسان ہو جاتی ہے، اسی طرح دل کی سختی کی بھی چند علامات

www.dawateislami.net

ہیں۔ آیئے ان میں سے چند علامتیں سُنتے ہیں۔

(1)عبادات سے کوتاہی کرنا!

دل سخت ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اِنسان نیک اعمال سے جی چُراتا ہے، اگر کبھی مسجد میں جانے کی توفیق مل بھی جائے تو خُشوع و خُضوع کے بغیر جلدی جلدی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ گویا پنجرے میں قید پرندہ جو جلد آزاد ہونے کی کوشش کررہا ہو۔ اسی طرح دیگر فرائض و واجبات بھی بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ دل کی سختی کی یہ علامت بہت بُری ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں منافقین کی یہی علامت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ:۵، النسآ:۱۴۲)		ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

عِبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا
ہیں عِصیاں میں بدمست ہم یا اِلٰہی
بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109،110)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس آفت (یعنی دل کی سختی) سے نجات عطا فرمائے اور اپنی عبادت و تلاوت میں خشوع و خضوع اور اخلاص و استقامت کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)نصیحت اثر نہ کرنا!

www.dawateislami.net

اسی طرح دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب وعظ ونصیحت اورآخرت کی یاد دلانے والے اُمور یااچانک موت کے واقعات پڑھ یاسن کر کسی کے دل میں فکرِ آخرت یانیکیوں کی طرف رغبت پیدانہ ہوتویہ بھی سخت دلی کی علامت ہے۔

(3) آخرت پر دنیاکوترجیح دینا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بندہ ہمیشہ رہنے والی آخرت پر اس دنیاکی عارضی زندگی کو ترجیح دیناشروع کر دیتاہے اور دنیاہی کو اپناسب کچھ سمجھ کر اس کو پانے کیلئے بے چین رہتاہے،اس کانتیجہ یہ نکلتاہے کہ ایسا شخص دنیاکی مَحبَّت میں اندھاہو کر گناہوں کی تاریک وادی میں گم ہوجاتاہےاور دنیا وآخرت کی بربادی کے سواکچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(4)ایمان کاکمزورہوجانا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب بندے کے سامنے حُدودُاللہ کوتوڑاجائےاور بے شرمی وبے حیائی کے ذریعے گناہوں کابازار گرم کیاجائے تب بھی اس کی غیرتِ ایمانی بیدارنہ ہواور وہ اس برائی کونہ روکے یاروک نہیں سکتاتودل میں بُرابھی نہ جانے توسمجھ لیناچاہیے کہ اس کادل سخت ہوگیاہے۔

نفس و شیطاں ہو گئے غالب   اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں   ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا ربّ
نیم جاں کر دِیا گناہوں نے   مرضِ عصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص79)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی اندازہ لگایاجاسکتاہے کہ دل کی

www.dawateislami.net

سختی کس قدر خطرناک مرض ہے، دل کی سختی ایک ایسی بیماری ہے جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے ہٹا کر نفس و شیطان کا پیروکار بنا دیتی ہے۔ دل کی سختی سے جان چُھڑانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ ان وجوہات اور اسباب پر غور کرے، جو دل کی سختی کا سبب بنتے ہیں اور پھر انہیں ختم کرنے کی کوشش بھی کرے۔ آیئے! ان میں سے چند اسباب سنتے ہیں۔

دنیا کی مَحبَّت:

1. دل کی سختی کی ایک وجہ دنیا کی مَحبَّت ہے کیونکہ جب دُنیا کی مَحبَّت انسان کے دل پر چھا جاتی ہے تو دل اس کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے اور پھر ذِکْرُ اللہ اور عبادت میں دل نہیں لگتا اور انسان دنیا کے کھیل تماشوں اور اس کی فانی رونقوں میں دل کا چین و سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے فضول اور گناہوں بھرے کاموں میں دُنیا برباد کرتا ہے اور پھر آخرت میں بھی ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقدر ہو سکتی ہے۔
2. دل کی سختی کا ایک سبب فُضول گوئی بھی ہے کہ زیادہ بولنا یا بے سوچے سمجھے بولنا زبان کی دیگر آفات کے ساتھ ساتھ دل کی سختی کا باعث بھی بنتا ہے، کیونکہ دلی احساسات کو ظاہر کرنے کا آلہ زبان ہی ہے یوں زبان دل کی ترجمان ٹھہری، جب بھی زبان چلے گی دل و دماغ اس کی طرف متوجہ ہوں گے، فالتو اور بے کار باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے دل و دماغ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے، اپنی عاقبت (آخرت) سنوارنے، موت اور اس کے بعد کے حالات کے بارے میں سوچنے کی طرف کم متوجہ ہوں گے، یوں دل خود بخود سخت ہونا شروع ہو جائے گا۔ حدیثِ پاک میں دل کی سختی کا ایک سبب فضول گوئی کو قرار دیا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! ذِکْرُ اللہ کے سوا کلام کی کثرت مت کیا کرو! کیونکہ کثرت سے باتیں کرنا

www.dawateislami.net

دل کی سختی کا باعث ہے اور بے شک لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۱۸۴/۴، حدیث: ۲۴۱۹)

3. دل کی سختی کی ایک وجہ کثرت سے ہنسنا بھی ہے، رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔ (ابنِ ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ج ۴، ص ۴۶۵، حدیث ۴۱۹۳) اور زیادہ ہنسنے کا نقصان بتاتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ ہنسی چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الا عن خیر، رقم ۲۷، ج ۳، ص ۳۴۰، ملتقطاً)

4. دل کی سختی کی چوتھی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہونا ہے کیونکہ کسی بھی دل کی چار (4) حالتیں ہوتی ہیں: (1) بلندی (2) کُشادگی (3) پَستی (4) سختی، تو اب دل کی بلندی ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ہے، اس کی کُشادَگی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پا لینے میں ہے، اس کی پستی غیرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مَشغُول ہونے میں اور اس کی سختی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافل ہو جانے میں ہے۔ (شاہراہِ اولیاء۔ صفحہ ۱۰)

5. دل کی سختی کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، جی ہاں! پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ عادتیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں ان میں سے ایک کثرتِ طعام (زیادہ کھانا) بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیا، بشر بن حارث، ۳۹۲/۸، ملتقطاً) حضرتِ سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانا دل کی سختی کا باعث ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص: 350)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل کی سختی کا ایک سبب دنیا سے مَحبَّت ہے اور فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق دنیا سے مَحبَّت ہر بیماری کی جڑ ہے۔ دل کی سختی کا دوسرا سبب ہم نے سُنا کہ فضول باتیں کرنے سے بھی دل سخت ہوتا ہے۔ افسوس ہماری اکثریت ہر وقت فُضُول گوئی حتّٰی کہ فحش گوئی سے بھی باز نہیں آتی، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/۴۰۶، حدیث:۲۰۱۶) دل کی سختی کا ایک سبب زیادہ ہنسنا بھی ہے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دَبدَبہ اور رُعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتا ہے (احیاء العلوم ،ج ۳، ص ۱۳۷)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غفلت اور گناہوں کی کثرت کے علاوہ پیٹ بھر کے کھانا بھی دل کی سختی کا سبب ہے حالانکہ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ جب بھوک لگی ہو تو کھانا کھایا جائے ورنہ بغیر بھوک کھانا کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی بلکہ صحت خراب اور دل بھی سخت ہو جائے گا۔

اِلٰہی میں عمدہ غذائیں نہ کھاؤں
غمِ مصطفٰی میں بس آنسو بہاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان ہمیشہ اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں اسے فوائد نظر آتے ہیں، جبکہ وہ اَشیاء جو نُقصان کا باعث ہوں ہر سمجھدار شخص ایسی چیزوں سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل کی سختی میں بھی یقیناً کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نُقصان ہی نقصان ہے۔ جب بندے کا دل سخت ہو جائے تو اسے کن کن نُقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں چنانچہ،

www.dawateislami.net

پہلا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ ہے کہ بندہ گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، اسے وحشتِ قبر، خوفِ قیامت، حسابِ آخرت اور عذابِ جہنم کی کوئی فکر نہیں ہوتی، ہر طرح کی نصیحت سے بے پرواہونے کے ساتھ ساتھ ایسا اِنسان بے باک اور منہ پھٹ ہو جاتا ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض اوقات ایسا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ میں گستاخی کر کے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٦٤١)

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نقصان:

دل کی سختی کا نقصان یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال سے بھی محروم ہو جاتا ہے حالانکہ ہماری زندگی کا مقصد ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی طرف رغبت رکھنا ہے۔ چنانچہ اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

www.dawateislami.net

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ (پ ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا (پ: ۲۹، المُلک: ۲)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

غور کیجئے کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی کثرت کرنا ہے، مگر دل کی سختی ایسی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے اِنْسان اپنے مقصدِ حیات کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔

تیسرا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی نحوست سے پچھلے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (1) مخلوق کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (2) دل کی سختی (3) دُنیا کی محبَّت (4) حیا کی کمی (5) لمبی لمبی امیدیں (6) حد سے زیادہ ظلم۔ (کنز العُمّال، کتاب المواعظ، الفصل السادس، الجزء ۱۶، ج ۸، ص ۳۶، حدیث: ۴۴۰۱۶)

چوتھا نُقصان

دل کی سختی کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمَّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو

www.dawateislami.net

کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الرقاق، باب اشقی الاشقیاء من اجتمع،،،، الخ، الحدیث ۷۹۷۸، ج ۵، ص ۴۵۸)

یا رَبّ پئے رضا مجھے وہ آنکھ دے کہ جو
عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا سکے
وہ آگ میرے سینے میں آقا لگایئے
پتھر سے سخت دل کو بھی جو کہ جلا سکے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 412)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ مدینہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ابھی ہم نے دل کی سختی کے 4 نقصانات سُنے، ہم تنظیمی طور پر اپنا جائزہ لیں، مثلاً وہ اسلامی بھائی جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **صدائے مدینہ** لگا کر مسلمانوں کو نماز کے لیے جگاتے تھے، مگر اب اپنی نماز کے لیے اُٹھنا مشکل لگتا ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی تو **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) کے ذریعے سُنّتوں کے مدنی پھول، عاشقانِ رسول تک لُٹاتے تھے، مگر اب اس مدنی کام سے محرومی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **چوک درس** کے ذریعے مسلمانوں کو بُلا بُلا کر گناہوں سے بچنے اور نیکی کی ترغیب دِلاتے تھے، مگر اب چوک درس دیتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی بڑے جوش و جذبے کے ساتھ قرآنِ کریم کی محبت میں **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھتے تھے یا پڑھاتے تھے، مگر اب نیکی کے اس عظیم مدنی کام کے لیے وقت نہیں ملتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **ہفتہ وار اجتماع** کے لیے پورا ہفتہ عاشقانِ رسول کو ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دیتے رہتے تھے اور خود نمازِ عصر

سے ہی تیاری شروع کردیتے، پھر آغاز سے ہی ہفتہ واراجتماع میں شرکت،رات اعتکاف، نمازِ تہجد، صدائے مدینہ، نمازِ فجر وبعدِ فجر مدنی حلقے کی برکتوں سے مالا مال ہوتے تھے، مگراب بعض اوقات ہفتہ واراجتماع میں شرکت نہیں ہوپاتی،وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی ہر ہفتے **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت کرکے گھر گھر، دُکان دُکان جاجاکر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے تھے، مگر اب گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں مسلمانوں کو بہتا ہوا دیکھنے کے باوجود بھی وہ جوشِ ایمانی پیدا نہیں ہوتا،وہ جذبہ نیکی کے اس مدنی کام میں حصہ لینے کے لیے بیدار نہیں ہوتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **مدنی قافلے** میں سفر کے جذبے سے سرشار ایک ایک اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے تیار کرنے کی کوشش کرتے تھے،اس مدنی کام کے لیے خوب اِنفرادی کوشش کرتے تھے، مگر اب کوئی اگر مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دیتا ہے تو ٹال مٹول کرکے عُذر پیش کردیا جاتا ہے،وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی مدنی انعامات پر عمل کرکے سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتے تھے، مگر اب اِنہی مدنی انعامات پر عمل کرنا بہت دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ہم سب غور کریں کہ کہیں گناہوں کی نحوست اور **دِل کی سختی** کی نحوست کی وجہ سے تو ایسا نہیں کہ ہم نیکی کے کاموں میں شامل ہونے سے محروم ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی نحوست اور دِل کی سختی کی وجہ سے ہم سے نیکیوں کی توفیق چھین لی گئی ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جو بھی اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دُور ہیں یا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اس طرح دِلچسپی نہیں لیتے، جس طرح پہلے جوش وجذبے کے ساتھ مدنی کام کرتے تھے،ایسے اسلامی بھائیوں کے بارے میں کبھی بھی بدگمانی کو اپنے دِل میں جگہ نہ دیجئے کہ فُلاں

www.dawateislami.net

تو گناہوں کی وجہ سے اس اس مدنی کام سے محروم ہے، فُلاں تو دِل کی سختی کی وجہ سے اب یہ مدنی کام نہیں کرتا، بلکہ ہمیں ہر مسلمان سے حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیئے، کیونکہ اعمال کا اِعتبار خاتمے پر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب فرمائے، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے علاج!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی مُہلک (ہلاک کرنے والا) مَرَض لاحِق ہو جائے تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں اور اس سے نجات کیلئے علاج مُعالجہ شُروع کر دیتے ہیں۔ مگر دل کی سختی جو اس قدر مُہلک باطنی بیماری ہے جو دُنیا کی بربادی کے ساتھ ساتھ آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دل کی سختی کا علاج کرتے ہوئے ایسے کام سرانجام دیں کہ جو دل میں نرمی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند علاج سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا کیجئے!

دل کو نرم کرنے والے کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تلاوت

www.dawateislami.net

کی جائے اور جن آیاتِ مبارکہ میں عذابِ الٰہی کا بیان ہے، ان پر غور و فکر کیا جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گا اور دل بھی نرم ہو گا۔ جیسا کہ پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پ23، زمر:23)	ترجَمۂ کنز الایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں

اے کاش! ہمیں بھی روزانہ قرآنِ پاک پڑھنے کی سعادت مل جاتی، اے کاش! آیاتِ مُبارکہ میں غور و فکر کی برکت سے خوفِ خدا نصیب ہو جاتا، اے کاش! ہمارے دلوں سے غفلت کا پردہ چاک ہو جاتا، اے کاش! بُرے خاتِمے کا خوف اور ہمیشہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی فکر لگی رہتی، مگر افسوس صد افسوس! ہمیں اس کا کوئی احساس ہی نہیں، ہم اپنا بچپن، جوانی اور بُڑھاپا کتنا طویل عرصہ دُنیا کے فضول کاموں میں گنوا چکے ہیں، کیا اس دوران ہم نے اپنے دل میں کبھی خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیَّتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کیلئے اُٹھتے ہوئے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی رَبّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گُناہوں سے وَحْشَت محسوس ہوئی؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیفِیّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پَیرا ہونے کی سَعادَت حاصل کی یا مَحض ان کَیفِیّات کے دل پر طاری ہونے سے مُطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ

www.dawateislami.net

کرنے کا عمل جاری رکھا۔اور اگر ان سُوَالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیفِیَّات سے اب تک محروم ہوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشوِیش ہے کہ ہماری قَساوَتِ قلبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرادے۔(وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ)

گنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں	نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یا رسول اللہ

گنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے	کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یا رسول اللہ

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا	گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسول اللہ

کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی	تباہی سے بچالو جان رحمت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص328)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت اختیار کرنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہیے اور نیک پرہیز گار لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ مُفسر شہیر حکیمُ الاُمّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جیسے لوہا نرم ہو کر اَوزار اور سونا نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔“ (مراۃ المناجیح،۷/۲) اور نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کرنے کا حکم تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُورۃُ التَّوبَۃ آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (۱۱۹)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 4 صفحہ 258 پر ہے کہ اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثُبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اوران کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اوراچھے اعمال دیکھ کر خُود کو بھی گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اورایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اوراس میں رِقّت ونرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر وحشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعَلُّقات بنائے اوران کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی بھی صحبت اختیار کرنے سے پہلے غور کرلے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کررہا ہے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۷، حدیث:۲۳۸۵)اور دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”سچے دوست تلاش کرواوران کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں۔ اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔(احیاء العلوم، ۲/ ۲۱۴)

نیک بندے کی دعا پر اٰمین کہنے کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دُنیا وآخرت بہتر بنانے کیلئے دِینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں

www.dawateislami.net

اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسا اوقات باعِثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرحُ الصُّدور میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابُو اسحٰق محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو عَمرو بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۲، کتابُ المَنامات مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیاج۳ ص ۵۶ ا رقم ۳۳۷)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہو چکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران لگتی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگایئے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام

www.dawateislami.net

نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ ہماری اِنفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردارآباد (فیصل آباد، پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا**، چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف: ۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کیلئے غذا کے ساتھ ساتھ لباس میں بھی سادگی اِختیار کرنی چاہئے اور ہوسکے تو کپڑوں میں پَیْوَنْد بھی لگائیے، کیونکہ پیوند لگے کپڑے پہننے سے دل نرم ہوتا ہے۔ ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پَیْوَنْد کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: یَخْشَعُ الْقَلْبُ وَ یَقْتَدِیْ بِہِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن اِس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے) (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴)

سادہ لباس کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پیوند لگا لباس پہننے سے مومن کا دل نرم ہوتا ہے مگر فی زمانہ مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ غیر مسلموں کی نَقّالی کرتے ہوئے نت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے پر فخر محسوس کرتے اور اس طرح کا لباس پہننے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ یاد رکھئے! انسان کی عزت وعظمت لباس سے نہیں بلکہ اس کے کردار سے ہوتی ہے، کسی کا لباس تو بہت قیمتی ہو لیکن عادت واَطوار ٹھیک نہ ہوں تو کوئی بھی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ بعض لوگ دوسروں کو مُعاشرے میں نیچا دِکھانے کیلئے مہنگا لباس پہنتے ہیں اور خود تکبُّر کی آفت میں گرفتار ہو کر ان کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔ بعض ایسا باریک لباس پہنتے ہیں جس سے جسم کے وہ حصّے بھی ظاہر ہوتے ہیں جن کو چُھپانا ضروری ہے۔ لہٰذا فیشن والا لباس پہننے کے بجائے سُنَّت کے مُطابق لباس پہنئے اور سادگی اپنایئے، اس کی برکت سے دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو باوُجودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔

www.dawateislami.net

(ابوداود، ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبر دار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بندے کے پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے، امیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتاَثِّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے یہ روایت سنیں اور کُڑھیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُمَا سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔ (سنَنِ ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغَرَض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مرقاۃ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے نیز جو لوگوں کو دِکھانے کیلئے سادہ لباس و عِمامہ و چادر وغیرہ اپناتا ہے، وہ

www.dawateislami.net

رِیاکار اور جہنّم کا حقدار ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی　　مِرا ہر عمل بس ترِے واسطے ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی موت کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں ایک عورت دل کی سختی کی شکایت لے کر حاضر ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس کا یہ علاج ارشاد فرمایا: "موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارے دل میں نرمی پیدا ہوگی۔" اس نے کچھ دن ایسا ہی کیا پھر جب اس کے دل میں نرمی پیدا ہوگئی تو اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شکریہ ادا کیا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۱۴/۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اور دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر زندگی کے باقی دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت، فکرِ آخرت اور موت کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔ حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیاوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اور اس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے، جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا اِرادہ کرے یا

www.dawateislami.net

سمندری سفر کا اِرادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور وفکر کرتا رہتا ہے، لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلُّق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خُوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۱۹۵)

قبروں کی زیارت کرنا:

دل کی سختی دُور کرنے کیلئے وَقتاً فوقتاً قبروں کی زِیارت بھی کرتے رہنا چاہئے، ان میں موجود مُردوں کی بے بسی پر اس طرح غور کیجئے کہ ان میں بعض لوگ دنیا میں اپنے کپڑوں پر مٹی کا ایک داغ برداشت نہیں کرتے تھے آج خود قبر میں مَنوں مٹی تلے دبے پڑے ہیں، ان میں سے بعض ایسے نازُک مزاج تھے کہ اپنی ناک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھنے دیتے تھے مگر آج قبر میں کیڑے مکوڑوں نے ان کا کیا حال کر دیا ہو گا؟ قبروں کی زیارت کرکے اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں نرمی پیدا ہو گی جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قُبور سے منع کِیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زِیارت کِیا کرو، کہ یہ دل کو نرم کرتی، آنکھوں سے آنسوؤں کو نکالتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/ ۷۱۰، الحدیث: ۱۴۳۳)

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے دل کی سختی کے مُتعلِّق بیان سُنا، یقیناً **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گویا سزا ہے کہ جس کے سبب انسان بڑے سے بڑا گُناہ بھی کر جاتا ہے حتی کہ کُفر تک جا پہنچتا ہے، **دل کی سختی** انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** بد بختی کی علامت ہے، **دل کی سختی** عبادت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** ایمان کو کمزور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** گُناہوں پر دلیر کر دیتی ہے، **دل کی سختی** پچھلے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی

www.dawateislami.net

ہے، دل کی سختی کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان کے دل پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دل کو سخت کرنے والے اسباب پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پُھول

2 مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ 2 دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ 2 سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ 2 سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ 2 سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳) 2 سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) 2 السَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی 2 اِسی طَرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ

www.dawateislami.net

بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔2 سَلام کا جواب فوراً2 اور اِتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔2 سَلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا

---

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[4] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

www.dawateislami.net

گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[8]

---

5 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

8 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net